

65521- پیشاب سے فارغ ہونے کے لیے گہرائی میں جانا اور نفیث کرنا اور دہانا مشروع نہیں

سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے عضو تناسل کی نالی کھول کر دیکھنا، یا چھونا جائز ہے تاکہ پیشاب مکمل طور پر خارج ہونے کا یقین ہو سکے، یا کہ صرف ظاہر کو دیکھنا ہی کافی ہے؟

اگر کوئی شخص عضو تناسل پیشاب کی نالی میں سائل گاڑھا مادے کے آثار دیکھے تو کیا حکم ہے، کیا اس طرح اس کا روزہ اور وضوء قبول ہے لیکن یہ مادہ عضو تناسل سے باہر نہیں آیا؟

پسندیدہ جواب

آدمی کے لیے مشروع نہیں کہ پیشاب مکمل طور پر خارج ہونے کا یقین کرنے کے لیے عضو تناسل کا سورخ کھول کر دیکھے، کیونکہ یہ گہرائی اور تکلف ہے جو شریعت کی آسانی کے منافی ہے، اور اسی طرح یہ وسوسہ کا باعث بھی ہے، بلکہ مشروع یہ ہے کہ پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد عضو تناسل کو دھویا جائے۔

اور اسی طرح یہ بھی مشروع ہے کہ پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں تاکہ وسوسہ ختم ہو سکے۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے“

ابن ماجہ حدیث نمبر (464) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الموسمۃ الفقہیۃ میں درج ہے:

”حنفیہ، شافعیہ، اور خابلد نے بیان کیا ہے کہ جب پانی کے ساتھ استنجاء سے فارغ ہو تو اس کے لیے اپنی شرمگاہ یا سلوار پر پانی کے چھینٹے مارنا مستحب ہے، تاکہ وسوسہ کا قلع قمع کیا جاسکے، حتیٰ کہ اگر

شک پیدا ہو تو یہ چھیننے اس نمی پر محمول ہوں، جب تک اس کے خلاف اسے یقین نہ ہو جائے ” انتہی۔

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (125/4)

۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کے ہیں:

”عضوتنا سل کی انگلی کے ساتھ تفتیش

وغیرہ کرنا یہ سب بدعت ہے، آئمۃ اسلام کے ہاں نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی واجب، بلکہ اسی طرح عضوتنا سل کو نچوڑنا اور دبانا صحیح قول کے مطابق بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنا مشروع نہیں کیا۔

اور اسی طرح انگلی سے پیشاب نکالنا

بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مشروع نہیں کیا، اور اس سلسلے میں جو حدیث مروی ہے اس کی کوئی اصل نہیں وہ ضعیف ہے، پیشاب طبعی طور پر خود ہی خارج ہوتا ہے، اور جب پیشاب کرنے سے فارغ ہو جائے تو وہ طبعی طور پر خود بخود ہی رک جاتا ہے، اور یہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کسی کا قول ہے:

یہ تھن کی طرح ہے اگر اسے چھوڑ دیا

جائے تو قرار پکڑ جاتا ہے اور اس سے کچھ خارج نہیں ہوتا، اور اگر اسے پسماکر دھویا جائے تو اس سے دودھ خارج ہوتا ہے۔

اور جب بھی انسان اپنا عضوتنا سل

کھولے گا اس سے کچھ نہ کچھ خارج ہوگا، اور اگر اسے چھوڑ دے تو کچھ بھی خارج نہیں ہوگا، اور بعض اوقات اسے یہ خیال آتا ہے کہ عضوتنا سل سے کچھ خارج ہوا ہے، جو کہ وسوسہ ہے، اور بعض اوقات کوئی شخص عضوتنا سل کے سرے پر نمی اور ٹھنڈک محسوس کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ کوئی چیز خارج ہوئی ہے حالانکہ کچھ خارج نہیں ہوا ہوتا۔

پیشاب عضوتنا سل کی نالی میں ٹھرا

ہوا اور محسوس ہوتا ہے، اس لیے اگر عضوتنا سل، یا شرمگاہ یا سوراخ کو پتھر یا انگلی وغیرہ سے نچوڑا جائے اس سے رطوبت خارج ہوتی ہے، تو یہ بھی بدعت ہے، علماء کرام کے

اتفاق کے مطابق اس ٹھرے ہوئے پیشاب کو نہ تو پتھر سے اور نہ بے انگلی کے ساتھ باہر نکالنے کی ضرورت ہے۔

بلکہ جب سے اسے باہر نکالا جائیگا اس کی جگہ اور آجائیگا، اس لیے اس پر چھینٹے مارے جائیگی، اور پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنا کافی ہے اس کے بعد پانی کے ساتھ عضو تناسل دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور استنجاء کرنے والے شخص کے لیے اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارنے مستحب ہیں، اور اگر وہ رطوبت اور نمی محسوس کرے تو کہے کہ اس پانی کی وجہ سے ہے "انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ)

(106/21).

اور جب پیشاب باہر نہ آئے تو اس کا کوئی حکم نہیں، اور نہ ہی اس سے وضوء اور نماز متاثر ہوتی ہے، اور ہر روزے کا مسئلہ تو پیشاب کے خارج ہونے سے روزہ بھی متاثر نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس سے انسان نجس اور پلید ہوتا ہے۔

واللہ اعلم.